# سورة القلم

Chapter 68 — Source of writing

آیات 52

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

نٓ وَالۡقَلَمِ وَمَا یَسۡطُرُوۡنَ ①

1-نٓ یعنی النوٗر یعنی اللہ وہ جس نے تعمیری قوتوں کو انسان کے لئے روشنی بنا رکھا ہے (اور قرآن کو نور بنا رکھا ہے، 14/1۔ یہ اس کا ارشاد ہے کہ) قسم ہے قلم کی یعنی قلم جو علم کے اظہار کا ذریعہ ہے اور (نازل کردہ وحی کو) اس سے لکھنے والے لکھ رہے ہیں، وہ اس حقیقت پر گواہی ہے کہ:

مَاۤ اَنۡتَ بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ بِمَجۡنُوۡنٍ ②

2-تم اپنے رب کی نعمت سے (یعنی تم نورِ نبوت سے سرفراز ہو، 5/15)۔ اس لئے تم قطعئی طور پر دیوانے نہیں ہو (کیونکہ کیا دیوانے ایسا نور یعنی ایسی آگاہی اور ایسی تعلیم پیش کیا کرتے ہیں جیسی تم پیش کر رہے ہو؟)

وَاِنَّ لَكَ لَاَجۡرًا غَیۡرَ مَمۡنُوۡنٍ ③

3-اور ہر تحقیق گواہ رہے گی (اِنَّ) (کہ تم جو عظیم جدوجہد کر رہے ہو) اس کے لئے تمہیں ایسا صلہ دیا جائے گا جو کبھی ختم نہ ہونے والا ہوگا۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ ④

4-اور (کیا یہ لوگ عقل و ہوش سے کام نہیں لیتے کہ جو شخص اس قدر بلند سیرت کا مالک ہو، وہ دیوانہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کیونکہ اس صداقت کے لئے) ہر تحقیق گواہ رہے گی کہ (اے رسولؐ) تم اخلاق کی عظمتوں پر فائز ہو۔

فَسَتُبۡصِرُ وَیُبۡصِرُوۡنَ ⑤

5-بہر حال (یہ تو تھی ان کے اپنے مشاہداتی دلائل کی شہادت، لیکن ان حقائق کا عملی نمونہ) بہت جلد تمہارے سامنے بھی آجائے گا اور (تمہارے مخالفین) بھی دیکھ لیں گے۔

بِاَیِّكُمُ الۡمَفۡتُوۡنُ ⑥

6-(لہٰذا تھوڑا سا انتظار کرو، تمہارے قائم کردہ نظامِ زندگی کے روشن نتائج خود بخود گواہی دیں گے کہ) تم میں کون دیوانہ

ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۠ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۷﴾

7- کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ تمہارے رب کو مکمل علم ہے کہ کون ہے جو اس کی راہ سے ہٹ کر غلط راستے پر چل رہا ہے اور اسے اس کا بھی مکمل علم ہے کہ کون درست راستے پر منزل کی طرف درست راستے پر چل رہا ہے (اور پھر خود بخود فیصلہ ہو جائے گا کہ کون منزل پر پہنچ گیا اور کون راستے میں ہی بھٹکتا رہا)۔

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۸﴾

8- (تمہارے مخالفین اس طرح کے حربے اس لئے استعمال کر رہے ہیں کہ تم ان کے ساتھ مفاہمت پر آمادہ ہو جاؤ)۔مگر تم جھٹلانے والوں کی بالکل بات نہ ماننا۔

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾

9- کیونکہ وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ اگر ایسا ہو جائے کہ (تم کچھ نہ کچھ اپنے مقام سے ہٹ کر) نرم پڑ جاؤ اور کچھ یہ نرم پڑ جائیں (تو اس طرح تم دونوں میں مفاہمت کی شکل پیدا ہو جائے۔لیکن تم ان کی بات نہ ماننا)۔

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ﴿۱۰﴾

10-اور (یہ مفاہمت کرانے والے جو قسموں پہ قسمیں کھاتے چلے جاتے ہیں) تو تم ان کی بات بالکل نہ ماننا کیونکہ (حقائق کی گواہیاں سمجھے بغیر) بڑی بڑی قسمیں کھانے والے لوگ پست ذہنیت کے مالک ہوتے ہیں۔

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ﴿۱۱﴾

11-(اور یہ بھی یاد رکھو کہ) جس شخص کو کہیں بھی حسن اور خیر نظر نہیں آتا اور ہر جگہ نقص، شر اور خرابی ہی دکھائی دیتی ہے (ھماز)، اور جو ادھر کی بات اُدھر اور اُدھر کی بات اِدھر کرتا پھرتا ہے اور اپنی باتوں میں جھوٹ سچ ملا کر پیش کرتا ہے (تو اس کا مقصد اہلِ ایمان میں تفرقہ ڈالنا اور فساد پیدا کرنے کی کوشش کرنا ہے)۔

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾

12-(اور وہ) خود بھی کوئی بھلے کا کام نہیں کرتا اور لوگوں کو بھی بھلائی کے کاموں سے روکتا ہے۔اللہ کی طے شدہ حدوں کو توڑنے والوں میں سب سے آگے اور انسانیت کی خاطر تعمیری کاموں میں سب سے پیچھے رہتا ہے (اثیم)۔

عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿۱۳﴾

13-(اور وہ) بے درد، سخت گیر، جھگڑالو، ہر وقت نیت یہ کہ لوگوں کا سب کچھ سمیٹ کر ہڑپ کر جائے (عُتُل)۔نہ

صرف یہ بلکہ اس کے بعد وہ لوگوں میں اپنے شر کی وجہ سے معروف ومشہور ہو (زنیم)۔

اَنۡ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيۡنَ ؕ﴿۱۴﴾

14-(تو اس قسم کے سیرت وکردار کے باوجود کیا) وہ اس لئے (سردار بنا پھرتا ہے) کہ اس کے پاس مال و دولت کی فراوانی ہے اور اپنی نسل کے افراد کا جھتہ بڑا ہے۔

اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ‏ ﴿۱۵﴾

15-(دولت اور قوت کی وجہ سے اس کی حالت یہ ہے کہ) جب اس کے سامنے ہمارے احکام وقوانین پیش کیے جاتے ہیں (تو وہ حقارت اور تکبر) سے کہتا ہے کہ یہ سب پہلے لوگوں کی (فرسودہ) کہانیاں ہیں۔

سَنَسِمُهٗ عَلَى الۡخُـرۡطُوۡمِ‏ ﴿۱۶﴾

16-(چنانچہ ایسے شخص نے جو اپنے تکبر کی سُونڈ بڑھا رکھی ہے) تو ہم بہت جلد اس کی سُونڈ پر داغ لگائیں گے (یعنی اسے ایسی ذلت ورسوائی دی جائے گی جو اس کا پیچھا نہ چھوڑے گی)۔

اِنَّا بَلَوۡنٰهُمۡ كَمَا بَلَوۡنَاۤ اَصۡحٰبَ الۡجَـنَّةِ ۚ اِذۡ اَقۡسَمُوۡا لَيَصۡرِمُنَّهَا مُصۡبِحِيۡنَۙ‏ ﴿۱۷﴾

17-اور یہ حقیقت ہے کہ ہم اس پر ایسی کیفیت طاری کریں گے کہ اس کی اصلی حالت سامنے آ جائے گی۔ بالکل اسی طرح کہ جیسے ہم نے باغ والوں کی اصلی حالت کو ظاہر کر کے رکھ دیا تھا۔ اس وقت انہوں نے قسم کھائی تھی کہ ہم صبح ہوتے ہی ضرور اس کا پھل توڑ لیں گے۔

وَلَا يَسۡتَثۡنُوۡنَ‏ ﴿۱۸﴾

18-(وہ پھلوں کو توڑ کر اپنے لئے ہی سمیٹ لینا چاہتے تھے) اور انہوں نے کوئی استشناء نہیں کیا تھا (یعنی نہ ہی انہوں نے یہ کہا کہ اگر اللہ نے ان کی مدد کی تو ہم پھل توڑ لیں گے اور نہ ہی انہوں نے اس میں سے محتاجوں اور مسکینوں کے لئے ذرا سا حصہ بھی الگ کرنے کا ارادہ کیا تھا)۔

فَطَافَ عَلَيۡهَا طَآئِفٌ مِّنۡ رَّبِّكَ وَهُمۡ نَآئِمُوۡنَ‏ ﴿۱۹﴾

19-(لیکن ہوا یہ کہ) وہ ابھی سو ہی رہے تھے کہ تمہارے رب کی طرف سے ایک پھرنے (والا عذاب رات ہی رات میں) اس (باغ) پر پھر گیا۔

فَاَصۡبَحَتۡ كَالصَّرِيۡمِۙ‏ ﴿۲۰﴾

20-اور وہ (پھلوں سے لدا ہوا سرسبز وشاداب باغ) صبح کو یوں رہ گیا تھا جیسے کوئی کھیت (جس کی فصل) کٹ چکی ہو

(اور وہ چٹیل میدان کی طرح نظر آ رہا ہو)۔

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ﴿٢١﴾

21- پھر صبح ہوتے ہی انہوں نے ایک دوسرے کو آواز دی۔

أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صَارِمِينَ ﴿٢٢﴾

22- کہ اپنی کھیتی پر سویرے سویرے چلے چلو اگر تم (پھل) توڑنا چاہتے ہو۔

فَانطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ﴿٢٣﴾

23- چنانچہ وہ لوگ چل پڑے اور وہ آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے۔

أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ ﴿٢٤﴾

24- کہ آج (اس باغ) میں تمہارے پاس ہرگز کوئی ایسا شخص داخل نہ ہو جو مسکین ہو۔

وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَادِرِينَ ﴿٢٥﴾

25- لہٰذا، وہ صبح سویرے (پھل توڑنے اور غریبوں کو ان کے حصہ سے محروم کرنے کا منصوبہ لیے) چل پڑے جیسے کہ (ان سب باتوں پر) ان کا پورا اختیار ہے۔

فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ ﴿٢٦﴾

26- پھر جب انہوں نے اس (ویران باغ) کو دیکھا تو کہنے لگے! ہم یقیناً راہ بھول گئے ہیں۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٢٧﴾

27- (پھر جب ذرا آنکھیں مل کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ اپنے ہی باغ کے کنارے کھڑے ہیں۔ تب وہ چلا اٹھے کہ! نہیں ہم راہ نہیں بھولے) بلکہ ہم تو محروم ہو گئے ہیں۔

قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ﴿٢٨﴾

28- (مگر) ان میں سے ایک وہ آدمی جو اعتدال پر قائم رہنے والا تھا، اس نے کہا! کہ کیا میں تمہیں نہیں کہا کرتا تھا کہ تم اللہ کے احکام و قوانین کے مطابق کیوں جدوجہد نہیں کرتے ہو۔

قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٢٩﴾

29- انہوں نے کہا! اس میں کوئی شبہ ہی نہیں (کہ ہم نے نہ ہی اللہ کو یاد رکھا اور نہ غریبوں اور مسکینوں کے حقوق کا خیال رکھا۔ اس لحاظ سے تو) ہم ان میں سے ہیں جو زیادتی و بے انصافی کرنے والے ہوتے ہیں۔ ورنہ ہمارا رب تو وہ ہے

جس کی شان اس سے بہت بلند ہے (کہ وہ کسی کی محنت کو یوں ہی ضائع کر دے)۔

فَاَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ يَّتَلَاوَمُوۡنَ ﴿۳۰﴾

30- پھر ان میں سے ہر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگا۔

قَالُوۡا يٰوَيۡلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا طٰغِيۡنَ ﴿۳۱﴾

31- (آخر کار وہ خود ہی اعتراف کرتے ہوئے) کہنے لگے کہ! افسوس صد افسوس! یقیناً ہم نے اللہ کے احکام وقوانین سے سرکشی اختیار کر لی تھی۔

عَسٰى رَبُّنَاۤ اَنۡ يُّبۡدِلَـنَا خَيۡرًا مِّنۡهَاۤ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوۡنَ ﴿۳۲﴾

32- (اس اعتراف کے بعد انہوں نے عہد کیا کہ) یقیناً اب ہم اپنے نشو ونما دینے والے (کے احکام وقوانین کی طرف پھر سے) رجوع کرتے ہیں۔ امید ہے ہمارا رب اس کے بدلے میں زیادہ خوشگوار و بہتر (سامانِ رزق دے گا)۔

كَذٰلِكَ الۡعَذَابُ‌ؕ وَلَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَكۡبَرُ‌ۘ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۳﴾ ع

ع 1 33 3 وقف لازم

33- (لہٰذا، اے رسولؐ! اللہ کے احکام وقوانین سے سرکشی برتنے والوں کو بتلا دو کہ) اس طرح (دنیا میں) تباہی آیا کرتی ہے۔ اور آخرت کا عذاب اس سے کہیں بڑھ کر ہوگا۔ لیکن اس بات کو اگر یہ سمجھ جاتے تو کتنا اچھا ہوتا!

اِنَّ لِلۡمُتَّقِيۡنَ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ﴿۳۴﴾

34- (اس کے برعکس) یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ لوگ جو خود پر اس قدر اختیار حاصل کر لیتے ہیں کہ اللہ کے ڈر سے اللہ کے احکام وقوانین سے چمٹ جاتے ہیں تاکہ خوفناک نتائج سے بچے رہیں (متقین)، تو ان کے لئے ان کے نشو ونما دینے والے کے پاس نعمتوں بھری جنتیں ہیں۔

اَفَنَجۡعَلُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ كَالۡمُجۡرِمِيۡنَ ؕ ﴿۳۵﴾

35- اس لئے یہ ہو نہیں سکتا کہ مسلمانوں کو یعنی ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ کے احکام وقوانین کی مکمل اطاعت اختیار کر رکھی ہو، انہیں ہم ان جیسا کر دیں جو ان سے سرکشی کے مجرم ہیں۔

(**نوٹ**: یہ آیت 68/35 مسلمانوں کے لئے آئینہ اور پیمانہ ہے)۔

مَا لَـكُمۡ وقفة كَيۡفَ تَحۡكُمُوۡنَ‌ ج ﴿۳۶﴾

36- (اس آگاہی کے باوجود، لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم جو جی میں آئے کرتے رہیں، ہمیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ ان سے کہو کہ) تمہیں کیا ہو گیا ہے جو تم اس قسم کے فیصلے کرتے ہو؟

اَمۡ لَکُمۡ کِتٰبٌ فِیۡہِ تَدۡرُسُوۡنَ ﴿ۙ۳۷﴾

37-(چنانچہ غلط راستے اختیار کرنے والوں سے پوچھو کہ) کیا تمہارے پاس کوئی (اللہ کی بھیجی ہوئی) کتاب ہے جس میں تم یہ پڑھتے ہو کہ!

اِنَّ لَکُمۡ فِیۡہِ لَمَا تَخَیَّرُوۡنَ ﴿ۚ۳۸﴾

38-یقیناً اس میں تمہارے لئے (یہ لکھا ہوا ہے کہ) تم جو (روش چاہے اختیار کرلو۔نتائج) تمہاری پسند کے مطابق نکلا کریں گے۔

اَمۡ لَکُمۡ اَیۡمَانٌ عَلَیۡنَا بَالِغَۃٌ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ۙ اِنَّ لَکُمۡ لَمَا تَحۡکُمُوۡنَ ﴿ۚ۳۹﴾

39-یا کیا تمہارے لئے ہمارے ذمے کچھ ایسے پختہ عہد و پیمان ہیں جو قیامت کے دن تک باقی رہیں گے (کہ جن کی وجہ سے ہم پابند ہوں) کہ تمہارے لئے یقیناً وہی کچھ ہوگا جس کا تم (اپنے حق میں) فیصلہ کروگے؟

15 سَلۡہُمۡ اَیُّہُمۡ بِذٰلِکَ زَعِیۡمٌ ﴿ۚۛ۴۰﴾

40-ان سے پوچھو کہ تم میں وہ کون ہے (جو پورے اعتماد اور وثوق سے یہ کہے کہ میں نے اللہ سے اس قسم کا عہد لے رکھا ہے) اور اس کے پورا کرانے کا میں ذمہ دار ہوں۔

اَمۡ لَہُمۡ شُرَکَآءُ ۚۛ فَلۡیَاۡتُوۡا بِشُرَکَآئِہِمۡ اِنۡ کَانُوۡا صٰدِقِیۡنَ ﴿۴۱﴾

41-یا (اس معاملہ میں) ان کے کوئی اور شریک ہیں۔(اگر ایسا ہے تو ان سے کہو) کہ وہ ان شرکاء کو سامنے لائیں اور اس طرح اپنی صداقت (کا ثبوت دیں)۔

یَوۡمَ یُکۡشَفُ عَنۡ سَاقٍ وَّ یُدۡعَوۡنَ اِلَی السُّجُوۡدِ فَلَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ ﴿ۙ۴۲﴾

42-(بہر حال، اس طرح کی باتیں اس طرح کے لوگوں کی ہی من گھڑت ہوتی ہیں۔اللہ کے قوانین اٹل ہیں، ان کے نتائج نکل کر رہتے ہیں۔چنانچہ انہیں آگاہ کردو کہ) وہ دن طاری ہو کر رہے گا جب حقائق سے پردہ اٹھا دیا جائے گا اور قیامت کی ہولناکیوں کی شدت گھیر لے گی (کشف۔ساق) (اور وہ لوگ جو اللہ کے احکام وقوانین کا انکار کرتے رہے اور سرکشی کرتے رہے) ان کو بلایا جائے گا کہ وہ ان احکام وقوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کردیں، (مگر اس وقت نہ تو معاملات ہوں گے جن کو طے کرنے کے لئے وہ اللہ کے احکام وقوانین کو اختیار کریں اور نہ مہلت ہوگی چنانچہ) وہ یہ اطاعت نہیں کرسکیں گے۔

خَاشِعَۃً اَبۡصَارُہُمۡ تَرۡہَقُہُمۡ ذِلَّۃٌ ؕ وَ قَدۡ کَانُوۡا یُدۡعَوۡنَ اِلَی السُّجُوۡدِ وَ ہُمۡ سٰلِمُوۡنَ ﴿۴۳﴾

43-(اس وقت) ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی اور ذلت ان پر چھا رہی ہوگی۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ (اس سے پہلے، مہلت کے عرصہ کے دوران) انہیں بلایا جاتا تھا کہ اللہ کے سامنے جھک جائیں۔ (اس وقت یہ بات ان کے بس میں تھی کہ یہ اپنے آپ کو اس عذاب سے بچا لیتے کیونکہ) یہ صحیح وسالم تھے۔

فَذَرْنِىْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۴۴﴾

44-لہٰذا (اے رسولؐ! تم اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے اپنی جدوجہد میں مصروف رہو) اور ان لوگوں کو جو ہماری بات کی سچائی کو جھٹلاتے ہیں (ان کا معاملہ) ہم پر چھوڑ دو۔ ہم انہیں بتدریج آہستہ آہستہ (ان کے انجام تک) اس طرح لے جائیں گے کہ انہیں معلوم تک نہ ہوگا۔

وَاُمْلِىْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِىْ مَتِيْنٌ ﴿۴۵﴾

45-اور ہم انہیں (اس وقت) مہلت دے رہے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہماری تدبیر بڑی مضبوط وقوی ہوتی ہے۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۚ﴿۴۶﴾

46-(اور اے رسولؐ! ان سے پوچھو کہ یہ غور کیوں نہیں کرتے کہ) کیا تم ان سے (اس سبق آموز آگاہی کا) کوئی معاوضہ مانگ رہے ہو کہ وہ اس تاوان کے بوجھ تلے دبے جا رہے ہیں (یعنی جسے یہ اپنے لئے ناقابلِ برداشت جرمانہ سمجھ رہے ہیں، 52/40)۔

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾

47-یا ان کے پاس (کوئی علمِ) غیب ہے جو یہ لکھ لیتے ہیں (کہ جو کچھ تم کہتے ہو وہ کبھی واقع نہیں ہوگا۔ اس لئے یہ سرکشی کیے جا رہے ہیں؟)

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ؕ﴿۴۸﴾

48-لیکن (تم ان کی کسی بات کی پروا نہ کرو اور) جو حکم تمہارے نشوونما دینے والے کی جانب سے دیا جا چکا ہے (اس کی تکمیل کے لئے) ثابت قدم رہ کر ڈٹے رہو۔ اور مچھلی والے (رسول یونسؑ) کی طرح (جلد باز) نہ ہو جانا۔ (کیونکہ وہ اپنی قوم پر غضبناک ہو کر وقت سے پہلے ان سے ہجرت کر کے چلا گیا تھا، 21/87۔ اس سے وہ خود مشکل میں پھنس گیا اور پھر) جب وہ غم والم کی اس کیفیت سے بھرا ہوا تھا تو اس نے (اپنے رب کو) پکارا۔

لَوْلَاۤ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾

49-(لہٰذا، اس وقت) اگر اسے اس کے رب کی طرف سے آسانی وخوشگواری میسر نہ آ جاتی تو وہ (لبِ ساحل) چٹیل

میدان میں پڑا رہ جاتا اور اس کی حالت بڑی خراب ہو جاتی، 37/145۔

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾

50- بہر حال (یہ جلد بازی کے نتیجے میں ملنے والی عارضی مصیبت تھی۔ اور درگذر کرتے ہوئے) اس کے رب نے اسے برگزیدہ کر دیا اور اسے ان میں شامل کر لیا جو سنورنے سنوارنے کی تگ ودو میں مصروف رہتے ہیں۔

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾

51-(یہ ہے یاد دہانی کے لئے یونسؑ کی سرگذشت۔ اس لئے مخالفین کی باتوں کی پروا کیے بغیر اپنے مقصد کی تکمیل میں ڈٹے رہو، 68/48)۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ کافر ہیں جب (قرآن کی اس) آگاہی کو سنتے ہیں تو (اے رسولؐ) تمہیں ایسی نظروں سے دیکھتے ہیں کہ گویا تمہارے قدم اکھاڑ دیں گے۔ (اور اس کلام کو سن کر) وہ کہہ دیتے ہیں کہ بلاشبہ یہ دیوانہ ہے۔

وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۲﴾ ع 2/19/4

52- لیکن (تم اس سے مت گھبراؤ۔ اس لئے کہ اگر یہ قوم اس ضابطۂ زندگی کو اختیار نہیں کرتی تو نہ کرے، یہ صرف اسی قوم کے لئے نہیں آیا) بلکہ یہ سارے عالمین (یعنی اقوامِ عالم) کے لئے ضابطۂ حیات ہے۔

(نوٹ: یہاں ذکر سے مراد قرآن اور قرآن سے مراد ضابطۂ حیات ہے کیونکہ یہاں ذکر کو سارے عالمین یعنی اقوامِ عالم سے منسلک کیا گیا ہے)۔

الربع وقف لازم